Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ ہفت روزہ ایڈیشن

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۷ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ ۳ ہجرت ۱۳۵۹ ۳ مئی ۱۹۸۰ء | نمبر ۹۹

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

قرآن کریم ہر عیب سے مبرّا اور بے مثل اور بے مانند ہے

یہ کتاب خدا تعالیٰ کے علم سے نکلی ہے اور لاریب ہونے میں اکمل اور اتم ہے

ارشاد باری تعالیٰ

الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ (البقرہ ۲-۳)

ترجمہ: میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ یہی کامل کتاب ہے۔ اس (امر) میں کوئی شک نہیں۔ متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"جب تک کسی کتاب کے علل اربعہ کامل نہ ہوں وہ کتاب کامل نہیں کہلا سکتی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ان آیات میں قرآن شریف کے علل اربعہ کا ذکر فرما دیا ہے اور وہ چار ہیں۔ (۱) علّتِ فاعلی (۲) علّتِ مادی (۳) علّتِ صوری (۴) علّتِ غائی۔ اور ہر چہار کامل درجہ پر ہیں۔ پس الٓمّٓ علّتِ فاعلی کے کمال کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کے معنی ہیں۔ اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ۔ یعنی کہ میں جو خدائے عالم الغیب ہوں میں نے اس کتاب کو اتارا ہے۔ پس چونکہ خدا اس کتاب کی علّت فاعلی ہے اس لئے اس کتاب کا فاعل ہر ایک فاعل سے زبردست اور کامل ہے۔ اور علّت مادی کے کمال کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ فقرہ کہ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ۔ یعنی یہ وہ کتاب ہے جس نے خدا کے علم سے خلعتِ وجود پہنا ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کا علم تمام علوم سے کامل تر ہے۔ اور علّتِ صوری کے کمال کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ فقرہ لَا رَيْبَ فِيْهِ۔ یعنی یہ کتاب ہر ایک غلطی اور شک و شبہ سے پاک ہے اور اس میں کچھ شک ہے کہ جو کتاب خدا تعالیٰ کے علم سے نکلی ہے وہ اپنی صحت اور ہر ایک عیب سے مبرّا ہونے میں بے مثل و بے مانند ہے اور لاریب ہونے میں اکمل اور اتم ہے اور علّتِ غائی کے کمال کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ فقرہ کہ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ یعنی یہ کتاب ہدایت کامل متقین کے لئے ہے اور جہاں تک انسانی سرشت کے لئے زیادہ سے زیادہ ہدایت ہو سکے وہ اس کتاب کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۳۔ صفحہ ۱۳۴ بحوالہ تفسیر سورۂ بقرہ از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۳)

اخبار احمدیہ

اسلام آباد ۳۰ شہادت (اپریل) بذریعہ ٹیلیفون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق بذریعہ ٹیلیفون اسلام آباد سے آمدہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

"عام طبیعت بہتر ہے مگر ابھی گردے کی تکلیف چل رہی ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپنی خاص حفاظت میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے آمین۔

۔۔ ہمارے مربی محترم انعام الحق صاحب کوثر جو ان دنوں کوئٹہ گئے ہوئے ہیں بیمار ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان سلسلہ سے ان کے لئے خصوصی طور پر درخواست دعا ہے۔ اسی طرح ہمارے قائد محترم سیدنا ناصر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ راولپنڈی صدر) چند دنوں سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ یرقان کی ابتدائی صورت ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے ان کے لئے درخواست دعا ہے۔ فیاض احمد راولپنڈی

خدام الاحمدیہ کی سالانہ تربیتی کلاس

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس ۱۶ تا ۳۰ مئی ایوانِ محمود میں منعقد ہوگی۔ ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے۔ قائدین اس سلسلہ میں کوشش کریں اور مرکز کو بھی مطلع کرتے رہیں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دس مئی تک توسیع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نے از راہِ شفقت سال رواں (۸۰-۱۹۷۹ء) میں ۱۰ مئی تک توسیع فرما دی ہے۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ وصولی جاری رکھیں اور وصول شدہ رقوم ۱۰ مئی کی دوپہر تک ربوہ میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کروانے کا انتظام فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۷ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ

۳ ہجرت ۱۳۵۹ ہش

علمی تفوق کی بنیادوں کی از سرِ نو استواری

دورِ زوال میں جب قرآن کو کتابِ مہجور کا درجہ دے کر اس کی لازوال و بے مثال تعلیم پر کما حقہٗ عمل پیرا ہونے کا سلسلہ منقطع ہوا تو تحصیلِ علوم کی لگن ماند پڑتی چلی گئی اور نتیجۃً وہ لوگ جو علم کے میدان میں سب سے پیش پیش تھے اور جن کے علمی کارناموں نے دنیا میں ایک تہلکہ مچا رکھا تھا رفتہ رفتہ علمی پسماندگی کا شکار ہوتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ وہ لوگ جنہیں صفِ اوّل میں ممتاز مقام کا دنیا نے مستحق گردانا تھا ان کی آئندہ نسلیں اپنی علمی کم مائیگی اور بے بضاعتی کی وجہ سے آخری صف میں جگہ پانے کے بھی قابل نہ رہیں اور جاہلوں میں ان کا شمار ہونے لگا۔

آخر دورِ زوال کو پھر عروج و اقبال کے دور میں بدلنے کی غرض سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ظہور میں آئی اور قرآن مجید کی لازوال و بے مثال تعلیم کے ہر پہلو پر از سرِ نو عمل پیرا ہونے کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا تو علمی تفوق کی بنیاد کا نئے سرے سے استوار ہونا بھی ضروری تھا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علمی تفوق کی بنیادیں خود اپنے ہاتھ سے استوار کیں اور اپنے متبعین کے لئے یہ لازمی قرار دیا کہ وہ دینی اور دنیوی علوم میں کمال حاصل کرنے کو اپنا منتہائے مقصود قرار دیں اور جہاں کمال سرگرمی سے تحصیلِ علم کی جدوجہد میں مصروف ہوں وہاں رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کی دعا مانگنے میں دوام اختیار کر کے خدا تعالیٰ سے جس کی ذات سرچشمۂ علوم ہے علم حاصل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ آپ نے دنیوی علوم کی تحصیل کو دین کے منافی قرار نہیں دیا بلکہ ترغیب دلائی کہ دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم کو بھی حاصل کرو اور بڑی سرگرمی سے حاصل کرو لیکن اس نیت سے کہ انہیں تم دین کا خادم بناؤ گے اور ان سے دین کی عالمگیر اشاعت میں مدد لو گے اور جو دنیوی علوم خلافِ اسلام ہیں انہیں جہالتیں ثابت کرو گے۔ اس کے لئے آپ نے ضروری قرار دیا کہ پہلے دینی علوم میں کمالِ تام حاصل کرو اس کے ساتھ دنیوی علوم کی طرف بھی متوجہ ہو اور اس میں بھی درجہ کمال کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

اس ضمن میں آپ نے جس بات پر سب سے زیادہ زور دیا وہ یہ تھی اور ہے کہ دینی تعلیم کا اہتمام بچپن ہی سے ہونا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ چھوٹی عمر میں ہی بچوں کو دین میں راسخ کر دیا جائے اور پھر انہیں دنیوی علوم بھی پڑھائے جائیں اور ان میں بھی انہیں طاق کیا جائے تاکہ وہ خدمتِ دین کا فریضہ بہتر طور پر انجام دے سکیں۔ چنانچہ آپ نے تعلیمی نظام کے اس اہم نکتہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آجکل کے تعلیم یافتہ لوگوں پر ایک اور بڑی آفت جو آکر پڑتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کو دینی علوم سے مطلق مَس نہیں ہوتا پھر جب وہ کسی ہیئت دان یا فلسفہ دان کے اعتراض پڑھتے ہیں تو اسلام کی نسبت شکوک اور وساوس ان کو پیدا ہو جاتے ہیں۔ تب وہ عیسائی یا دہریہ بن جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں ان کے والدین بھی ان پر بڑا ظلم کرتے ہیں کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے ذرا سا وقت بھی ان کو نہیں دیتے اور ابتداء ہی سے ایسے دھندوں اور بکھیڑوں میں ڈال دیتے ہیں جو انہیں پاک دین سے محروم کر دیتے ہیں۔

یہ بات بھی غور کرنے کے قابل ہے کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے۔ جب ڈاڑھی نکل آتی ہے تب ضَرَبَ [illegible] یاد کرنے بیٹھے تو کیا خاک (فائدہ) ہوگا۔ طفولیت کا حافظہ تیز [illegible] ہے۔ انسانی عمر کے کسی دوسرے حصہ میں ایسا حافظہ کبھی نہیں ہوتا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ طفولیت کی بعض باتیں تو اب تک یاد ہیں لیکن پندرہ برس پہلے کی باتیں یاد نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں اور قویٰ کے نشوونما کی عمر ہونے کے باعث ایسے دل نشین ہو جاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہو سکتے۔ غرض یہ ایک طویل امر ہے، مختصر یہ کہ دینی تعلیم ابتداء ہی سے ہو۔ اور میری ابتداء سے یہی خواہش رہی ہے اور اب بھی ہے اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۸ء بحوالہ ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۷۷)

دنیوی علوم پڑھانے سے پہلے چھوٹی عمر میں بچوں کو دین میں راسخ کرنے کی اہمیت واضح کرنے کے ساتھ ہی آپ نے دینی علوم اور دنیوی علوم کی متوازن تعلیم کا اہتمام نہ کرنے کے خطرناک عواقب سے بھی نہایت زوردار الفاظ میں خبردار فرمایا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"دیکھو تمہاری ہمسایہ قومیں یعنی آریوں نے کس قدر حیثیت تعلیم کے لئے بنائی۔ کئی لاکھ سے زیادہ روپیہ جمع کر لیا کالج کی عالی شان عمارت اور سامان بھی پیدا کیا۔ اگر مسلمان پورے طور پر اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ نہ کریں گے تو میری بات سن رکھیں کہ ایک وقت ان کے ہاتھ سے بچے بھی جاتے رہیں گے۔

مثل مشہور ہے "نخم تاثیر صحبت را اثر" اس کے اوّل جزو حصہ پر کلام ہو تو ہو لیکن دوسرا حصہ "صحبت را اثر" ایسا ثابت شدہ مسئلہ ہے کہ اس پر زیادہ بحث کرنے کی ہم کو ضرورت نہیں۔ ہر ایک شریف قوم کے بچوں کا عیسائیوں کے چندے میں پھنس جانا اور مسلمانوں حتیٰ کہ غوث و قطب کہلانے والوں کی اولاد اور سادات کے فرزندوں کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرنا دیکھ چکے ہو۔ صحیح النسب سیدوں کی اولاد .... ہم نے کرسچین (عیسائی) دیکھی ہے اور بانیٔ اسلام کی نسبت قسم قسم کے الزام نعوذ باللہ لگاتے ہیں۔ ایسی حالت میں بھی اگر کوئی مسلمان اپنے دین اور اپنے نبیؐ کے لئے غیرت نہیں رکھتا (اور اپنے بچوں کی دینی علوم اور دنیوی علوم کی متوازن تعلیم کی طرف متوجہ نہیں ہوتا) تو اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا؟ اگر تم اپنے بچوں کو ان کی تعلیم کا علیحدہ انتظام کر کے عیسائیوں آریوں اور دوسروں کی صحبت سے نہیں بچاتے یا کم از کم نہیں بچانا چاہتے تو یاد رکھو کہ نہ صرف اپنے اوپر بلکہ قوم پر اور اسلام پر ظلم کرتے ہو اور بہت بڑا بھاری ظلم کرتے ہو۔"

(ایضاً صفحہ ۲۷۸)

بچوں کو دین میں پختہ کرنے کے لئے آپ نے انہیں عربی زبان کی تعلیم دینے پر بھی زور دیا اور ضروری قرار دیا کہ انہیں عربی زبان بھی سکھائی جائے تاکہ وہ قرآنی علوم حاصل کر سکیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"میں یہ بھی اپنی جماعت کو نصیحت کرنی چاہتا ہوں کہ وہ عربی سیکھیں کیونکہ عربی کی تعلیم کے بدون قرآن کریم کا مزا نہیں آتا۔ پس ترجمہ پڑھنے کے لئے ضروری اور مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا عربی زبان کو سیکھنے کی کوشش کریں۔ آج کل تو آسان آسان طریق عربی پڑھنے کے نکل آئے ہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا جبکہ ہر مسلمان کا فرض ہے تو کیا اس کے معنے یہ ہیں کہ عربی زبان سیکھنے کی کوشش نہ کی جاوے اور ساری عمر انگریزی اور دوسری زبانوں کے حاصل کرنے میں کھو دی جاوے۔"

(ارشادات ۱۰ مارچ ۱۸۹۹ء بحوالہ ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۹۷)

ان ارشادات سے ظاہر ہے کہ بچوں کی تعلیم کے خاطر خواہ انتظام کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں کس قدر درد اور جوش تھا۔ اس کے لئے آپ نے جس بات پر خاص زور دیا اور اسے بار بار اور بہ تکرار ذہن نشین کرایا وہ یہ ہے کہ بچوں کی تعلیم کے ضمن میں اس امر کا خاص خیال رکھا جائے کہ انہیں چھوٹی عمر میں ہی دین میں راسخ کر دیا جائے اور پھر انہیں دنیوی علوم بھی پڑھائے جائیں تاکہ وہ ان سے آگاہ ہو کر اور ان کی خامیوں پر اطلاع پا کر اسلام کی رُو سے ان کا رد دنیا کے سامنے پیش کر سکیں اور خدمتِ دین اشاعتِ دین کا فریضہ زیادہ مؤثر طور پر ادا کر سکیں۔ اس ضمن میں آپ نے انگریزی زبان سیکھنے کی بھی تلقین فرمائی۔

الغرض جس طرح آپ نے بچوں کی دینی تعلیم پر زور دیا اسی طرح دنیوی علوم میں بہتر حاصل کرنے کی اہمیت بھی واضح فرمائی۔ تعلیمی نظام کے اس پہلو پر ہم حضور علیہ السلام کے ارشادات کی رُو سے آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح پاک کی شفقت و محبت کی چند جھلکیاں

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل - ربوہ

خدا کے بندے اس کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں۔ ایک طرف وہ خدا کی محبت میں گداز ہوتے ہیں تو دوسری جانب اس کی مخلوق کی ہمدردی اور غمخواری میں اُن کا کوئی نظیر نہیں ہوتا۔ وہ مخلوق پر مادر مہربان کی طرح شفقت کرتے ہیں اور مخلوق سے اُن کی محبت خالق سے محبت کی بناء پر ہی ہوتی ہے۔ حدیث میں آیا ہے:۔

الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ۔

کہ مخلوق خدا کا کنبہ ہے۔ اس لئے مخلوق میں سے خدا کو سب سے محبوب وہی ہے جو اُس کے کنبہ سے حسن سلوک کرتا ہے۔

خدا کے بندے مخلوق سے محبت خدا کے لئے کرتے ہیں اور یہ اُن کی محبت ماں کی مامتا کی طرح طبعی ہوتی ہے کسی غرض یا لالچ یا مفاد کی بناء پر نہیں ہوتی۔

دین کا تقاضا یہ ہے بلکہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عین دین ہے کہ ہم خدا کی مخلوق سے ہمدردی اور خیر خواہی کریں۔ ارشادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے

الدین النصیحۃ

کہ دین خیر خواہی کا نام ہے۔

صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس کی خیر خواہی۔ فرمایا۔ اللہ اور اس کے رسول اور عام مسلمانوں کی۔ اور ایک روایت ہے مسلمانوں کے ائمہ کی۔ اور خدا کے بندے [illegible] ہیں بلکہ عدل بلکہ وہ مخلوق سے احسان کا سلوک کرتے ہیں۔ عدل تو یہ ہے جتنی کوئی نیکی کرے اس کے اتنا ہی حسن سلوک کیا جائے۔ لیکن احسان یہ ہے کہ اس سے بڑھ کر اس سے نیکی کی جائے۔ جو نیکی نہیں کرتا اس سے بھی نیکی کی جائے۔ خدا کے بندے اس جہت سے بھی خدا کے مظہر ہوتے ہیں کہ ان کی رحمت کا دامن اپنوں اور بیگانوں سبھی کے لئے کشادہ ہوتا ہے اُن کی شفقت اور محبت ماں کی مامتا کی طرح طبعی ہوتی ہے اور بسا اوقات یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ کیا خدا کے یہ بندے اپنے متبعین سے زیادہ محبت کرتے ہیں یا اُن کے ساتھی اُن سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ متبعین کی محبت کی وجہ تو ظاہر ہے کہ انہیں ان خدا والوں کے ذریعہ ایمان کی دولت نصیب ہوتی ہے ان کی وساطت اور راہنمائی کی وجہ سے انہیں خدا کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ انہیں اُن کے سلوک میں ماں باپ کی محبت اور شفقت نظر آتی ہے ان کی شفقت دلوں کو موہ لینے والی ہوتی ہے مسیح پاک علیہ السلام اپنے آقا کی اس شفقت کا ذکر یوں فرماتے ہیں ؎

آں ترحم ہا کہ خلق از وے بدید
کس ندیدہ در جہاں از مادرے

کہ وہ شفقت اور رحمت جو مخلوق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھی کسی نے دنیا میں اپنی ماں سے بھی نہیں دیکھی ہوگی۔

بے شک خدا کے یہ محبوب بندے مخلوق کے مرشد اور مطاع ہوتے ہیں لیکن ان کی سیرت کا مطالعہ کرو تو مطاع اور مرشد خادم نظر آئیں گے۔ اگر مرید ان پر ہزار جان سے نثار ہوتے ہیں تو مخدوم شمع کی مانند ان کے ہم و غم میں گداز نظر آتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس وصف کا ذکر کرتے ہوئے مسیح پاک فرماتے ہیں: ؎

خواجہ و مر عاجزاں را بندۂ
بادشاہ و بیکساں را چاکرے

کہ آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مالک ہیں لیکن ہم عاجزوں کے غلام وہ بادشاہ ہیں لیکن بیکسوں کے غلام۔ حدیث رسول ہے:۔

جُبلت القلوب علی حب من احسن الیھا۔

دل اس کی طرف کھچے چلے آتے ہیں جو اُن سے احسان یا نیک سلوک کرے۔

مجھے آج کی صحبت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت مسیح پاک کی شفقت کی چند جھلکیاں دکھانا مقصود ہے۔

ایسا گھر ہو

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ایک اجل عالم۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر گہری نظر رکھنے والے۔ خوش الحان۔ خوش بیان واعظ، صاحب ذوق۔ صاحب فکر انسان تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر ایک مختصر رسالہ بھی رقم فرمایا۔ اس کے مطالعہ سے آپ کی فکر و نظر کی گہرائی کا علم ہوتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔

"حضور مکان میں کوئی تعمیر کروا رہے تھے۔ نجار تیر بندیاں اور تختے رندہ سے صاف کر رہا تھا۔ حضور نے انہیں اس سے روک دیا اور فرمایا۔ یہ محض تکلف اور ناحق کی دیر لگانا ہے۔ مختصر کام کرو۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہمیں کسی مکان سے کوئی انس نہیں ہم اپنے مکانوں کو اپنے اور اپنے دوستوں میں مشترک جانتے ہیں اور بڑی آرزو ہے کہ مل کر چند روز گذارہ کرلیں۔

فرمایا:۔

میری بڑی آرزو ہے کہ ایسا مکان ہو کہ چاروں طرف ہمارے احباب کے گھر ہوں اور درمیان میرا گھر ہو اور ہر ایک گھر میں میری ایک کھڑکی ہو کہ ہر ایک سے واسطہ و رابطہ رہے۔"

(سیرت مسیح موعود از مولانا عبدالکریم صاحب)

آج کی دنیا میں تو کم ہی ایسے باپ ہوں گے جن کا باہم معیشت کے متعلق یہ نقطہ نظر ہو کہ اس خود غرض دنیا نے اخلاقی اقدار بدل ڈالیں۔ نفس پرستی نے دلوں میں ڈیرے ڈالے ہیں۔

اولاد سے زیادہ عزیز

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھیرہ کے رہنے والے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے عاشق اور فدائی تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۰۴ء کا واقعہ ہے۔ میں قادیان میں سخت بیمار ہوگیا۔ میری والدہ محترمہ بھی قادیان تشریف لائی ہوئی تھیں۔ انہوں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر میری صحت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ جواب میں حضور نے فرمایا:۔

"ہم تو ان کے لئے دعا کرتے ہی رہتے ہیں۔ آپ کو خیال ہوگا کہ صادق آپ کا بیٹا ہے اور آپ کو بہت پیارا ہے لیکن میرا دعویٰ ہے کہ وہ مجھے آپ سے زیادہ پیارا ہے۔"

(ذکر حبیب از مفتی صاحب ص۳۲۵)

خدا کے مامور مبالغہ نہیں کیا کرتے۔ آپ کے چند واقعات ملاحظہ فرمائیے جس سے حضور کے قول کی صحت کا علم ہو جائے گا۔ مفتی صاحب قادیان آئے تو حضور خود لوٹے میں ان کے لئے پانی لاتے۔ مفتی صاحب بیان کرتے ہیں:۔

"ایک بار آم کا موسم تھا۔ میں قادیان آیا ہوا تھا۔ حضور نے مجھے گھر بلوایا۔ آموں کا ٹوکرا میرے سامنے رکھ دیا اور فرمایا۔ مفتی صاحب یہ میں نے آپ کے لئے منگوائے ہیں۔"

"حضور لاہور تشریف لے گئے۔ آپ کو معلوم ہوا مفتی صاحب بیمار ہیں۔ حضور ان کی عیادت کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔"

(ذکر حبیب ص۳۲۵، ص۳۲۶)

"ایک بار مسجد میں مفتی صاحب کا جوتا گم ہوگیا۔ حضور علیہ السلام نے اُن کے پہننے کے لئے گھر سے اپنا جوتا بھجوا دیا۔"

(ذکر حبیب ص۳۲۵)

مفتی صاحب فرماتے ہیں:۔

"غالباً ۱۸۹۷ء یا ۱۸۹۸ء کا واقعہ ہے۔ مجھے حضرت صاحب نے مسجد مبارک میں بٹھایا۔ فرمایا۔ آپ بیٹھئے میں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں۔ یہ کہکر آپ اندر تشریف لے گئے۔ میرا خیال تھا کہ کسی خادم کے ہاتھ حضور کھانا بھجوا دیں گے کھڑکی کھلی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سینی میں کھانا لگائے۔ اپنے ہاتھ سے خود اٹھائے حضور تشریف لا رہے ہیں۔ مجھے دیکھ کر فرمایا آپ گھبرائیں میں آپ کے لئے پانی لاتا ہوں۔

مفتی صاحب فرماتے ہیں:۔

بے اختیار میرے آنسو بہہ پڑے کہ حضرت ہمارے مقتدا اور پیشوا ہو کر ہماری یہ خدمت کرتے ہیں تو ہمیں آپس میں ایک دوسرے کی کس قدر خدمت کرنی چاہیئے۔"

(ذکر حبیب ص۳۲۷)

مفتی صاحب کا جذبہ اور تاثر بالکل درست اور برمحل تھا۔ قارئین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو ملاحظہ فرمائیں۔ آپ فرماتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں دو ہی مسئلے لیکر آیا ہوں۔ خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۸)

مفتی صاحب فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ میں لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا۔ پچھلی رات کو تھوڑی سردی ہو جایا کرتی تھی۔ مسیح پاک نے مجھے خادم کے ہاتھ دو کپڑے بھیجے۔ ایک گرم پشمینہ کی چادر اور دوسری روئی دار دلائی جو صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی تھی اور کہلا بھیجا ان میں سے جو پسند ہو رکھ لیں یا دونوں رکھ لیں۔"

(ذکر حبیب صفحہ ۳۲۷)

"ایک بار مفتی صاحب اپنی والدہ کے ساتھ قادیان آئے۔ واپس جانے لگے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام یکے پر سوار ہونے کی جگہ تک ساتھ تشریف لائے۔ آپ نے ہمارے راستہ کے لئے کھانا منگوایا۔ کھانا لنگر خانہ والوں نے کسی کپڑے میں باندھ کر نہ بھیجا تھا۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عمامہ سے قریباً ایک گز کپڑا پھاڑ کر اس میں روٹی کو باندھ دیا۔"

(ذکر حبیب صفحہ ۴۵)

اس واقعہ پر غور کیجئے کیا اس زمانہ میں اس کی نظیر کہیں ملنی ممکن تھی۔ کیا ان اخلاق کا صدور کہیں اور نظر آیا تھا۔

اجنبیت کیوں

کنجروڑ قاں تحصیل شکر گڑھ کے ایک ہندو نوجوان ہربنس چندر آپ کے ہاتھ پر اسلام میں داخل ہوئے۔ عبدالرحمٰن نام رکھا۔ ان کا قادیان میں کوئی عزیز نہ تھا وہ اصحاب صفہ کی طرح اسی در کے ہو رہے۔ مسیح پاک کے گھر کی پہرہ داری کیا کرتے تھے۔ سردیوں کے موسم کی آمد آمد تھی۔ بستر ہلکا سا تھا۔ شروع شروع میں تو گذارہ ہوتا رہا۔ لیکن سردی بڑھتی گئی۔ اور دالان میں حضور نے پلستر کروایا تو کمرہ مزید ٹھنڈا ہو گیا۔ ایک رات سردی کی شدت سے آپ رات بھر نہ سو سکے۔ کروٹیں لیتے لیتے کچھ بیٹھے بیٹھے رات گذار لی۔ رات کے پچھلے پہر کوئی دو بجے کا وقت ہوگا۔ حضور دالان میں تشریف لائے۔ پہلے تو حضور کی آمد پر یہ فوراً اٹھ کھڑے ہوتے۔ سلام عرض کرتے آج چارپائی پر سکڑے پڑے رہے۔ حضور ان کے قریب آئے۔ غور سے انہیں دیکھا۔ اور آہستہ سے اپنی پوستینی ان پر ڈال دی۔ انہیں جو گرمی پہنچی تو سو گئے۔ صبح کی اذان پر جاگے۔ حضور کھڑکی سے تشریف لائے بھائی عبدالرحمٰن صاحب کی طرف بڑھے اور سلیک علیک کے بعد فرمایا:۔

"میاں عبدالرحمٰن! آپ نے تکلف کر کے تکلیف اٹھائی۔ بستر کم تھا تو کیوں ہمیں اطلاع نہ دی۔ شرط موت کی لگانا اور رنگ اجنبیت کا دکھانا ٹھیک نہیں۔ دو چار روز کی بات ہو تو اجنبیت انسان نباہ سکتا ہے۔ مگر عمر کی بازی لگا کر تکلف و اجنبیت میں پڑے رہنا باعث تکلیف ہوتا ہے۔"

اور فرمایا:۔

"جب آپ نے گھر بار چھوڑا۔ ماں باپ چھوڑے۔ وطن اور قبیلہ چھوڑ کر ہمارے پاس آ گئے تو آپ کی ضروریات ہمارے ذمہ ہیں۔"

(اصحاب احمد جلد نہم صفحہ ۲۴۷، ۲۴۸)

اور پھر صبح کی نماز پڑھتے ہی حضور نے حکیم حاجی فضل دین صاحب کو یاد فرمایا۔ وہ آئے تو فرمایا۔ میاں عبدالرحمٰن کے پاس بستر نہیں ان کو آج ہی بستر تیار کروا دیں ان کو ساتھ لے جائیں جیسا پسند کریں بنوا دیں اور دو جوڑے کپڑوں کے بھی بنوا دیں۔

مرید کے بچے کا عقیقہ

حضور کے مخلص ارادتمندوں میں سے کچھ کپورتھلہ کے جاں نثار بھی تھے۔ یہ ہر اہم موقعہ پر قادیان ہوتے۔ حضور سفر پر تشریف لے جاتے تو بعض اوقات ان کو وہیں اپنے پاس بلا لیتے۔ یہ مخلص جاں نثار معمولی ملازم تھے۔ گزارہ بھی معمولی تھا لیکن دربار پر حاضر ہو جاتے تو جب تک واپسی کا اذن نہ ہو وہاں سے نہ ہلتے۔ ان کے ساتھ حضور کی شفقت و محبت شفیق باپ اور مہربان ماں کی طرح تھی۔

ان مخلصین میں سے ایک سنور کے رہنے والے مولوی محمد عبداللہ صاحب تھے۔ یہی وہ خوش قسمت صحابی ہیں جو سرخ سیاہی کے چھینٹوں کے نشان کے چشم دید گواہ ہیں۔ ہاں ہاں یہی وہ سعید بزرگ ہیں جو وہ کرتہ پہن کر اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئے تھے۔

وہ ایک بار قادیان آئے ہوئے تھے حضرت منشی ظفر احمد صاحب والد محترم حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر بھی ساتھ تھے۔ چند روز گزر گئے تو انہوں نے ایک دوسرے کے لئے جانے کی اجازت طلب کی۔ یہ بھی ان کا طریقہ ادب تھا کہ خود اپنے لئے اجازت طلب نہ کرتے۔ حضور نے فرمایا:۔

ابھی نہ جائیں۔ اسی دوران منشی عبداللہ صاحب کو گھر سے بذریعہ تار اطلاع آیا۔ انہوں نے خط حضور کی خدمت میں پیش کروایا۔ حضور نے فرمایا اس غرض کے لئے جانا لازمی نہیں۔ کیا یہ وہی کیفیت نہیں نہیں جو پروانے اور شمع کی ہوتی ہے۔ شمع چلی تو پروانے آ گئے۔ اب دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ پھر حضور نے منشی صاحب کو فرمایا۔ ساتویں دن آپ ہمیں یاد دلا دیں اور گھر خط لکھ دیں کہ بچے کے بال ساتویں دن منڈوا دیں۔ پھر ساتویں دن حضور نے دو بکرے منگوائے اور منشی صاحب کے بچے کا عقیقہ کر دیا اور فرمایا گھر خط لکھ دو۔"

(اصحاب احمد جلد نہم صفحہ ۵۵)

اس دنیا میں اولاد کا نے لگ جائے تو باپ بھی ایسا نہیں کرتا۔ میرے مدنی آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار عید الاضحیہ کے موقعہ پر ایک قربانی اپنی طرف سے کی تو دوسری قربانی ذبح کرتے وقت فرمایا۔ خدایا یہ میری امت کے اُن لوگوں کی طرف سے جو قربانی نہیں دے سکے۔ سچ ہے یہ خدا اور اے ماں باپ سے بڑھ کر شفیق ہوتے ہیں۔

پگڑی دیدی

حضرت منشی ظفر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک بار وہ قادیان آئے ہوئے تھے۔ عید آ پہنچی۔ میں صرف ایک پگڑی لے کر آیا تھا وہ میلی ہو گئی۔ میں نے چاہا کہ بازار جا کر پگڑی خرید لاؤں۔ میں بازار کو چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود کی نظر مجھ پر پڑ گئی دریافت فرمایا کہاں جا رہے ہو۔ میں نے عرض کی عید کا دن ہے پگڑی صاف نہیں بازار سے خریدنے جا رہا ہوں۔ حضور نے وہیں کھڑے کھڑے اپنا عمامہ اتار کر مجھے دے دیا اور فرمایا یہ آپ کو پسند ہے آپ یہ لے لیں میں دوسرا باندھ لیتا ہوں۔"

(اصحاب احمد جلد نہم صفحہ ۱۱۵)

منشی صاحب فرماتے ہیں۔ حضور کی اس محبت و شفقت کا جو اثر ہوا الفاظ اس کو بیان نہیں کر سکتے۔

دوئی نہیں

حضرت منشی ظفر احمد صاحب قادیان آتے تو حضور کی خدمت میں ڈاک پیش کیا کرتے تھے ایک دن وہ ڈاک پیش کر رہے تھے۔ ایک خط بغیر کھولے حضور کے سامنے رکھ دیا حضور نے وجہ دریافت کی تو فرمایا اس پر لکھا ہے۔ مکتوب الیہ کے علاوہ کوئی دوسرا نہ کھولے۔ حضور نے سنا تو فرمایا:۔

"ہم اور آپ کوئی دو ہیں"

راقم الحروف نے سنا ہے کہ منشی صاحب یہ واقعہ بیان فرماتے تو روتے اور کہتے۔ کہاں میں اور کہاں خدا کا مسیح لیکن آپ کی شفقت ملاحظہ ہو۔

ایک دفعہ قادیان آئے ہوئے تھے رمضان آ گیا۔ حضور نے فرمایا۔ روزے آپ یہیں رکھ لیں۔ انہوں نے عرض کی ایک شرط پر کہ حضور کا لیس خوردہ دونوں وقت ملے اور محبوب نے محب کی شرط تسلیم کر لی اور محب دونوں وقت مسیح پاک کے بچے ہوئے کھانے سے برکت حاصل کرتا رہا۔ کیا مقدس تھا وہ محبوب اور کتنے پیار سے تھے یہ عشاق۔"

(اصحاب احمد جلد نہم صفحہ ۱۲۴)

ایک بار حضرت منشی صاحب خدمت اقدس پر حاضر ہوئے۔ حضور بوریئے پر بیٹھے تھے۔ منشی صاحب کو دیکھا تو پلنگ اٹھا کر اندر لے جانا چاہا۔ منشی صاحب نے آگے بڑھ کر پلنگ اٹھانا چاہا تو فرمایا۔ بھاری ہے آپ سے نہیں اٹھے گا۔ اور پھر فرمایا۔ آپ پلنگ پر بیٹھ جائیں مجھے بچے زیادہ آرام معلوم ہوتا ہے۔ منشی صاحب کو پیاس محسوس ہو رہی تھی گھڑے کی طرف دیکھا۔ وہاں قریب پانی پینے کا کوئی برتن نہ تھا۔ حضور نے فرمایا آپ کو پیاس لگ رہی ہے۔ میں پانی لاتا ہوں۔ پیچھے زنان خانے میں جا کر آپ گلاس لے آئے۔ پھر فرمایا۔ ذرا ٹھہریئے۔ پھر نیچے گئے اور دو بوتلیں شربت کی لے آئے جو کسی نے منی پور آسام سے بھیجی تھیں۔ فرمایا ان بوتلوں کو رکھے بہت دن ہو گئے ہم نے نیت کی تھی کہ پہلے کسی دوست کو پلا کر پھر خود پئیں گے چنانچہ آپ نے شربت بنا کر گلاس میری طرف بڑھایا۔ میں نے عرض کی پہلے حضور اس میں سے تھوڑا سا پی لیں تو پھر میں پیوں گا۔ آپ نے ایک گھونٹ پی کر مجھے دیدیا۔ اور میں نے پی لیا۔ شربت بہت لذیذ تھا۔ میں نے اس کی تعریف کی تو آپ نے فرمایا ایک بوتل آپ لے جائیں اور دوسری باہر دوستوں کو پلا دیں اور آپ نے ان دونوں بوتلوں سے وہی ایک گھونٹ پیا ہوگا۔"

(اصحاب احمد جلد نہم صفحہ ۱۱۱)

صاحب ایمان کا احادیث میں ایک وصف یہ آیا ہے کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرتا ہے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے لیکن اس سے بڑھ کر صحابہ کا وصف یہ بیان ہوا ہے۔ وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔ کہ وہ اپنے پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ انہیں خود ضرورت کیوں نہ ہو۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے زمانۂ طالب علمی کی چند یادیں

(مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب مبلغ امریکہ)

میں ۱۹۲۳ء تک امریکن مشن ہائی سکول سیالکوٹ میں زیر تعلیم رہا۔ اس میں امریکہ سے پادری آکر مسیحیت کی تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ ہر روز تعلیم کی ابتداء بائیبل کے درس سے ہوا کرتی تھی۔ سکول کے تمام طلباء اور اساتذہ باقاعدگی اور خاموشی سے قطاروں میں دس پندرہ منٹ تک کھڑے رہتے اور پادری رالسن صاحب مسیح اور مسیحیت کی فضیلت پر لیکچر دیتے۔ کلاسوں میں بائیبل پڑھائی جاتی۔ طلباء کو انعام و اکرام دیا جاتا اور بائیبل میں خاص دلچسپی لینے والے طلباء کی خاص Coaching کی جاتی اور بین الاضلاعی مقابلوں کے لئے تیار کیا جاتا۔ اس گروپ میں میں بھی شامل رہا۔ اس طرح طالب علمی کے زمانہ میں بائیبل میں نے غور اور توجہ سے امریکن مشن سکول میں سُنی اور پڑھی۔ یہی ابتدائی علم بعد میں اسلام اور عیسائیت کو تقابلی طور پر سمجھنے میں ممد ثابت ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے طالب علمی کے زمانہ کے بعد تقریباً چالیس سال تک تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بطور ٹیچر اور ہیڈ ماسٹر کام کرنے کی سعادت بخشی اور اس کے بعد ۱۹۷۳ء سے امریکہ میں ہی مبلغ مقرر ہوا جہاں عیسائیوں کی کثرت ہے اور وہی بائیبل جو میں نے امریکن مشن سکول میں پڑھی تھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکن عیسائیوں کو ان کے گھر جاکر پڑھا رہا ہوں اور اس الہامی کتاب میں جو عیسائیوں نے ردوبدل کر رکھا ہے اس کی نشان دہی کرکے ان کا قرض ادا کر رہا ہوں۔ الحمد للہ۔

میں نے ۲۳-۲۴ء میں میٹرک کا امتحان سری رنبیر ہائی سکول جموں سے پاس کیا۔ وہاں ہندوؤں کی کثرت تھی لیکن یہ سکول مشن سکول سے جہاں عیسائی اور غیر عیسائی سبھی طلباء اور اساتذہ کو بائیبل کے درس میں شامل ہونا پڑتا تھا، مختلف تھا۔ مہاراجہ کی حکومت اس معاملہ میں زیادہ رواداری کا سلوک کرتی تھی۔ مسلمانوں کی اسمبلی ہندوؤں کی اسمبلی سے علیحدہ ہوا کرتی تھی۔ مسلمان طلباء مسلم اساتذہ کی نگرانی میں اپنا اجلاس کرتے جس میں اساتذہ مختصر طور پر مذہبی اور اخلاقی پند و نصائح کرتے۔ فرسودہ قسم کی معمولی وعظ و نصیحت۔ مجھے شروع سے ہی سلسلہ کی کتب پڑھنے کا شوق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کا "ہستی باری تعالیٰ" نامی لیکچر چھپ چکا تھا اور میں اس کے اہم مقامات اور دلائل سمجھ بلکہ زبانی یاد کر چکا تھا۔ میں نے ایک روز اسمبلی کے انچارج مولوی محمد ابراہیم صاحب سے عرض کیا کہ مجھے بھی اسمبلی کو خطاب کرنے کا موقع دیا جائے۔ انہیں باور نہیں آتا تھا کہ ایک دسویں جماعت کا طالب علم اپنے اساتذہ کی موجودگی میں کسی موضوع پر تقریر کر سکتا ہے۔ بادلِ نخواستہ انہوں نے ایک روز اجازت دے دی اور یہ پہلا روز تھا کہ سکول کی تاریخ میں کسی طالب علم نے اسمبلی میں خطاب کیا ہو۔ پھر جو باتیں میں نے بیان کیں (میں نے نہیں کیونکہ حقیقۃً وہ الفاظ اور دلائل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے تھے) وہ مسحور کن تھیں جنہیں سُن کر سارا ہال وجد میں آگیا اور انچارج نے دل سے متاثر ہو کر خراجِ تحسین ادا کیا اور میرے لیکچر کو طلباء کے لئے مثالی اور قابلِ تقلید قرار دیا۔ "ہستی باری تعالیٰ" پر یہ لیکچر کئی دن چلتا رہا۔ سُننے والوں میں میرے اس زمانہ کے کلاس فیلوز، چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر، ملک عبدالکریم صاحب (ڈاکٹر) اور قدرت اللہ صاحب شہاب (جو بعد میں ایک نامور ادبی اور ملکی شخصیت بنے) شامل تھے اور جب کبھی ہماری ملاقات بعد میں ہوئی یا ہوتی ہے تو ہم ان لیکچروں کے حوالہ سے اپنے پرانے سکول کی یاد تازہ کرتے ہیں۔

میں ۱۹۲۴ء سے ۲۸ء تک پرنس آف ویلز کالج جموں میں زیر تعلیم رہا۔ اس زمانہ میں مذہبی اور اختلافی مسائل میں بڑی دلچسپی لی جاتی تھی۔ نیم مذہبی اور نیم سیاسی جماعتیں اپنے اپنے لیڈروں کو باہر سے بلا کر جلسے منعقد کرواتی تھیں۔ چوہدری غلام عباس (مرحوم) ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن کے صدر تھے ایک اجلاس میں انہوں نے مولوی محمد علی صاحب مرحوم اور مولانا یعقوب خان صاحب ایڈیٹر لائٹ کو بھی بلایا جہاں ثانی الذکر بزرگ نے "اسلام" کے موضوع پر انگریزی میں ایک مقبول لیکچر دیا۔ (ان کے ساتھ لاہور کی جماعت کے بعض اور سرکردہ احباب بھی تھے) جب اجلاس ختم ہوا تو لالہ کنور سین صاحب نے جو اُن دنوں ہائی کورٹ کے چیف جج تھے مقررین کو اپنے ہاں دعوتِ طعام پر بلایا۔ لالہ کنور سین صاحب لالہ بھیم سین صاحب وکیل سیالکوٹ کے فرزند تھے۔ یہ وہی لالہ بھیم سین صاحب ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قیام سیالکوٹ کے دوران حضور سے ملا کرتے تھے اور حضورؑ کے بہت عقیدت مند تھے۔ وہ حضور علیہ السلام کے دوستوں میں شمار ہوتے ہیں اس قدیمی تعلق کی وجہ سے ہی لالہ کنور سین صاحب نے حضور علیہ السلام کی طرف منسوب ہونے والے اصحاب کو اپنے ہاں دعوتِ طعام پر مدعو کیا۔

اسی سال حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ اور حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے ینگ مین ایسوسی ایشن اور انجمن اسلامیہ جموں کے زیر اہتمام اسلام کی فضیلت پر لیکچر ہوئے۔ حضرت حافظ صاحبؓ کے لیکچر کی صدارت خواجہ حسن نظامی صاحب مرحوم نے کی۔ حاضرین بے حد متاثر ہوئے اور خواجہ صاحب ممدوح نے اپنے صدارتی ریمارکس میں فرمایا کہ "حافظ صاحب کا جیسا نام "روشن" ہے ویسا ہی کام "روشن" ہے۔ قرآن کریم کی فضیلت پر اس سے پہلے مجھے اس قدر پُر معارف لیکچر سننے کا موقع نہیں ملا تھا۔

اسی زمانہ میں (یعنی میرے کالج کے ایام طالب علمی) "غیر مبائع" اور "مبائع" فریق میں جو جموں میں ایک ہی مسجد میں نمازیں پڑھا کرتے تھے اپنے اپنے امام کی اقتداء میں اختلافی مسائل پر بحث و مباحث ہوئے۔ چونکہ دونوں جماعتوں میں کوئی مستند اور معروف عالم موجود نہ تھے، اس لئے بالعموم مناظرات کے لئے علماء مرکز سے ہی بلانے پڑتے۔ ایک موقع پر ہماری طرف سے ملک نواب دین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی پیش ہوتے اور دوسرے فریق پر کوئی بھی موزوں اور محمد احمدی میسر نہ آنے پر خاکسار کو ہی فریقِ مخالف کے مستند اور مقتدر عالم کے مقابل میں پیش کر دیا گیا۔ بزرگوں اور اہلِ اصحاب سے استفادہ کرنے کے شغف اور ذاتی مطالعہ اور شوق نے خاکسار کے متعلق یہ تاثر قائم رکھا تھا کہ باوجود نوجوان طالب علم ہونے کے خاکسار غیر مبائع فریق کے کسی بھی عالم کے اعتراضات کا جواب دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی اس حسن ظنی کو قائم رکھا۔

انہی ایام کی ایک اور بات یہ ہے کہ ہمارے کالج کی کرکٹ ٹیم کا یونیورسٹی میچ (جس کا خاکسار کیپٹن تھا) گجرات کالج کی ٹیم سے ہوا۔ میچ شروع ہونے سے پیشتر اس خیال سے کہ احمدی ہونے کی وجہ سے مجھے ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم (مرحوم) سے دلچسپی ہوگی ایک شخص نے جو مذہب سے خاص دلچسپی رکھتا تھا مجھے بتلایا کہ گجرات کی ٹیم میں خادم بھی کھیل رہا ہے میں نے یہ سُنتے ہی بے ساختہ کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خادم صاحب کالج کی ٹیم میں شامل ہوں۔ وہ تو ایک بڑی عمر کے عالم فاضل ہیں، طالب علم نہیں (میرا یہ تاثر محترم خادم صاحب مرحوم کی تصنیف "احمدیہ پاکٹ بک" میں درج شدہ مواد اور ٹھوس علمی دلائل سے پیدا ہو کر راسخ ہو چکا تھا) لیکن متعارف ہونے پر مجھے یہ باور ہی کرنا پڑا کہ خادم صاحب میری طرح کالج کے طالب علم نوجوان ہی ہیں۔

آخری بات — ایک طالب علم اگر چاہے تو اسلام کے احکام پر کماحقہٗ عمل کر سکتا ہے۔ اپنے طالب علمی کے مشاغل اور فرائض کے دوران ہمارے کالج میں کھیلوں میں حاضری شام کو ضروری ہوا کرتی تھی۔ گرمی کے دنوں میں خاکسار کو رمضان کے ایام میں بھی کرکٹ کے میدان میں حاضر ہونا پڑتا تھا۔ مجھے کرکٹ کا شوق بھی تھا حاضری لازمی بھی تھی لیکن میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ روزہ رکھتا اور کھیل میں شامل ہوتا۔ ایک اتوار مجھے یاد ہے۔ میں نے باقاعدہ ایک میچ میں بھی شمولیت کی گرمی کے ایام میں صبح تا شام روحانی آرام کے مقررہ چند گھنٹوں کے) ان دنوں ہمارے کرکٹ کے انچارج ایک مسلمان پروفیسر (شیخ اکرام اللہ ایم ایس سی) ہوا کرتے تھے۔ میں کالج سے فارغ ہو کر قادیان سکول میں آ چکا تھا۔ پروفیسر صاحب موصوف بھی جو میں سے کسی اور جگہ منتقل ہو چکے تھے کہ ایک روز تحریں میں وزیر آباد سٹیشن پر ہمارا آمنا سامنا ہو گیا۔ پلیٹ فارم پر میں نے محسوس کیا کہ انہوں نے مجھے پہچانا نہیں۔ میں نے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے بڑے قیاس سے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ابراہیم، بھلا یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میں ایسے نوجوان کو بھول جاؤں جو روزہ رکھ کر کرکٹ کا پورا میچ کھیلا کرتا تھا۔

سپاسِ تعزیت

میرے شوہر مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد ظفر اللہ خان صاحب مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۸۰ء کو وفات پا گئے تھے۔ ان کی وفات پر عزیزوں، دوستوں اور ان کے محبت کرنے والوں کی طرف سے بذریعہ تار، خط اور ٹیلیفون تعزیتی پیغامات موصول ہوئے نیز بڑی تعداد میں احباب نے خود بھی تشریف لا کر تعزیت کی ہمارے غم میں شریک ہوئے۔ اور ہماری ڈھارس بندھائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض دیگر افراد نے بنفسِ نفیس ہمارے گھر لاہور چھاؤنی تشریف لا کر ہم سے تعزیت فرمائی۔

میں اپنے بچوں اور سب عزیزوں کی طرف سے سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں چونکہ میرے لئے فرداً فرداً جواب لکھنا ممکن نہیں اس لئے بذریعہ الفضل شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

احباب سے درخواست ہے کہ مجھے اور میرے بچوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(حاجزہ محمود بیگم لاہور چھاؤنی)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اعلانات

(۱) سالانہ مقابلہ مضمون نویسی

عنوان: "اسلام انسان کی جسمانی اور روحانی صحت کا ضامن ہے"

حجم: ۷ ہزار الفاظ، نقد انعامات: اوّل ۳۰۰/- روپے، دوم ۲۰۰/- روپے، سوم ۱۰۰/- روپے۔

مقالہ بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۸۰ء ہے۔

(۲) اپریل میں ممبرات لجنہ کے مطالعہ کے لئے رازِ حقیقت یا لیکچر سیالکوٹ مقرر ہیں۔ لجنات اس کا مطالعہ کریں اور صدر صاحبات انفرادی مطالعہ کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔ یہ بہت ضروری ہے۔

(۳) ۶ جون ۱۹۸۰ء بروز جمعہ ممبرات لجنہ کا سالانہ مرکزی امتحان ہے۔ صدریات امتحانی پرچہ جات کی تعداد سے مطلع کریں۔

مطالعہ کتب برائے لجنات

انفرادی مطالعہ کتب برائے لجنات بہت ضروری ہے۔ تمام صدریات رپورٹ دیں کہ اتنی ممبرات نے فلاں کتاب پڑھ لی ہے۔ ابھی تک بہت کم لجنات کی طرف سے یہ اطلاع ملی ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لاہور کے احمدی طلباء کیلئے اعلان

احمدی طلباء جو لاہور کے کسی تعلیمی ادارہ (کالج / یونیورسٹی وغیرہ) میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں ایسوسی ایشن لاہور سے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

[illegible] ہوسٹل ۲ نیو کیمپس پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ فون نمبر ۸۵۰۳۱۶

یک روزہ تربیتی اجلاس

مورخہ ۴ اپریل بروز جمعہ بیت الانصار اللہ ضلع جہلم کا ایک روزہ تربیتی اجتماع مسجد احمدیہ دوالمیال میں زیر صدارت خاکسار ملک میجر حبیب اللہ امیر جماعت احمدیہ دوالمیال منعقد ہوا۔ اجتماع کی کارروائی صبح ۹ بجے ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ملک نور الحق صاحب نے کی محترم سید بشیر احمد صاحب ناظم ضلع جہلم نے عہد دہرایا نظم محترم حاجی عبد الغنی صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی اس کے بعد بشیر الدین محمود احمد مربی سلسلہ احمدیہ جہلم نے انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی مکرم سید بشیر احمد صاحب ناظم ضلع جہلم نے تربیت اولاد پر تقریر کی مکرم ملک عبد المالک صاحب زعیم انصار اللہ دوالمیال نے کارکردگی کی رپورٹ پیش کی مکرم عبد الرزاق آف منگلا مربی سلسلہ احمدیہ دوالمیال نے انصار اللہ کو ذکر الٰہی کی طرف توجہ دلائی مکرم محمد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ چکوال نے نماز باجماعت پر حاضرین کو خطاب کیا۔ محترم قاری محمد شریف صاحب نے انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر تقریر کی اور محترم عبد الحلیم صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جہلم نے تقویٰ کے موضوع پر روشنی ڈالی آخر میں خاکسار ملک میجر حبیب اللہ امیر جماعت احمدیہ دوالمیال نے اختتامی تقریر کی خطبہ جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے دیا۔ نماز جمعہ کے بعد خاکسار کی رہائش گاہ پر کھانے کا انتظام تھا باہر سے آئے ہوئے تمام مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ ۲ بجے غیر از جماعت دوستوں کو چائے کی دعوت پر مدعو کیا ہوا تھا چائے کے وقفہ کے دوران محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے غیر از جماعت دوستوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔

اس طرح یہ تربیتی ضلعی اجتماع نو بجے صبح سے شروع ہو کر ۵ بجے بعد دعا اختتام پذیر ہوا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہتر نتائج پیدا کرے آمین

(میجر حبیب اللہ (ریٹائرڈ) امیر جماعت احمدیہ دوالمیال)

اعلان دار القضاء

مکرم مرزا حمید احمد صاحب مومی حمید منزل دار الصدر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم حکیم فیروز الدین صاحب موصی ۳۶۹۶ ولد علم الدین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعات ۳/۴ واقع محلہ دار العلوم شرقی ان قطعہ [illegible] والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔

(۱) آمنہ بی بی صاحبہ بیوہ موصیہ ۳۶۹۵ (۲) بشارت احمد صاحب موصی (۳) لطیف احمد صاحب (۴) مجید احمد صاحب (۵) مرزا مبارک احمد صاحب (۶) مرزا بشیر احمد صاحب پسران (۷) امۃ الحی صاحبہ (۸) امۃ القیوم صاحبہ دختران۔

استدعا ہے کہ قطعات مذکور درج ذیل طریق سے منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

قطعہ ۲/۴ بشیر احمد صاحب و لطیف احمد صاحب کے نام مشترکہ برابر۔

قطعہ ۳/۴ مجید احمد صاحب ۵ مرلہ۔ امۃ الحی صاحبہ، امۃ القیوم صاحبہ بقیہ پانچ مرلہ مشترکہ مساوی۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

گمشدہ نقدی

خاکسار کو مورخہ ۲۰، ۴، ۸۰ کو کچھ نقدی مسجد اقصیٰ اور محلہ دار العلوم کے درمیان جاتے ہوئے گری ہوئی ملی ہے۔ جس دوست کی ہو نشانی بتا کر لے جائے۔

(ناصر احمد ولد ڈاکٹر محمد حفیظ خان
دار البرکات ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۳۳)

مکرم	چوہدری محمد افضل خان صاحب مانگٹ اونچے	۱۰۰/-	روپے
"	محمد خان صاحب کھوکھر غربی ضلع گجرات	۱۰۰/-	"
مکرمہ	شریفہ بیگم اہلیہ محمد لطیف صاحب تلونڈی عنایت خان ضلع سیالکوٹ	۵۰۰/-	"
"	نسرین ظفر صاحبہ دارالصدر ربوہ	۵۰/-	"
مکرم	خالد محمود باجوہ صاحب اوکاڑہ چھاؤنی	۲۰/-	"
"	چوہدری محمد احمد صاحب چک ۷ ۔ ۱۴ ضلع ساہیوال	۱۰/-	"
"	میاں محمد صدیق صاحب بذریعہ فضل عمر ہسپتال ربوہ	۱۰۰۰/-	"
"	بشیر احمد صاحب صراف ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۱۰۰/-	"
"	ناصر احمد اقبال صاحب فاروق کالونی گوجرہ	۱۹/-	"
"	چوہدری محمد شریف صاحب مبارکانی خانانوالی ضلع سیالکوٹ	۱۰/-	"
"	غلام رسول صاحب چک ۱۹۶ جنوبی سرگودھا		"
	منجانب چوہدری فیض احمد صاحب	۱۰۰/-	"
"	رشید احمد صاحب محلہ الف ربوہ	۱۰/-	"
"	شاہو صاحب دارالبرکات	۵۰/-	"
مکرمہ	زینب حسن صاحبہ بذریعہ فضل عمر ہسپتال	۵۰/-	"
"	سیدہ زبیدہ حسین صاحبہ ایم اے لطیف آباد حیدرآباد سندھ	۲۵/-	"
مکرم	نعیم احمد صاحب جوہر آباد منجانب شیخ رشید احمد صاحب S.D.O	۲۰/-	"
مکرمہ	بلقیس عزیز صاحبہ لیکچرار ڈیریا ربوہ	۳۰/-	"
"	آصفہ بیگم صاحبہ زوجہ بریگیڈیئر ڈاکٹر مرزا بشیر احمد صاحب	۶۳/-	"
مکرم	ممتاز احمد گھمن صاحب منجانب محمد زمان صاحب	۵۰/-	"
"	چوہدری بشارت احمد صاحب دارالعلوم غربی ربوہ	۱۰/-	"
"	سیف الحق صاحب آف کراچی بذریعہ C.M.O ربوہ	۱۰۰/-	"
"	فقیر محمد صاحب سٹور آفیسر ایجنسی ہسپتال گلگت	۳۰/-	"
مکرمہ	کلثوم بشریٰ صاحبہ اوچ شریف	۵۰/-	"
مکرم	چوہدری غلام قادر صاحب سکرنڈ نواب شاہ	۳۰/-	"
مکرمہ	بیگم کرنل محمود احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۱۰/-	"
مکرم	ناظر حسین صاحب چک جھجرہ ضلع فیصل آباد	۳۰/-	"
	جماعت احمدیہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا منجانب شیخ دوست محمد صاحب	۱۰/-	"
"	صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ربوہ	۱۰/-	"
"	حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ	۱۰/-	"
مکرمہ	مبارکہ بیگم صاحبہ پشاور	۱۰/-	"
مکرم	تسنیم احمد صاحب "	۱۰/-	"
"	پیٹ الیکٹرک سٹور "	۱۰/-	"
مکرمہ	بشریٰ کریم و طاہرہ کریم "	۱۰/-	"
"	مریم خواجہ محمود احمد صاحب "	۱۰/-	"
"	بیگم خواجہ محمود احمد صاحب "	۱۰/-	"
"	شمیم شریف صاحب "	۱۰/-	"
مکرم	محمود احمد صاحب مرحوم ہرورگنج "	۱۰/-	"
مکرمہ	بیگم چوہدری ماجد احمد صاحب "	۱۰/-	"
مکرم	خلیل احمد داؤد احمد، عزیز احمد میاں شریف احمد صاحبان جھنگ صدر	۱۰/-	"
"	ثناء اللہ صاحب جھنگ صدر	۱۰/-	"
مکرم	چوہدری محمد شفیع صاحب، سابق ۔ ۔ ۔ (ال) جھنگ صدر	۶۰/-	روپے
"	مرزا سردار محمد صاحب "	۱۰/-	"
"	سید عبدالحی شاہ صاحب "	۳۰/-	"

(باقی)

دعائے مغفرت

میرے تایا جان عبدالشکور خان ولد حکیم عبدالحمید چوہان مرحوم ۱۷ اپریل ۱۹۸۰ء کو انڈونیشیا میں ایک ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگان اور احباب جماعت کی خدمت میں ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد حسن چوہان ولد مکرم محمد شریف چوہان برادر قائد اعظم روڈ گوجرہ ضلع فیصل آباد)

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری محمد حیات خان صاحب مانگٹ اونچے تحصیل حافظ آباد ہفتہ عشرہ سے بیمار ہیں فالج کا حملہ ہوا ہے سروسز ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

(محمد ارشد گوندل میاں ٹینٹ سروس ربوہ)

بلڈ پریشر کیور :: HYPERTENTION CURE

کیپسول ۲۰۰ پوٹینسی	=	1/50
" ۱۰۰۰ "	=	3/-
" ۱۰ ہزار "	=	4/50
" ایک لاکھ "	=	6/-
		15/-
ڈاک خرچ و پیکنگ	=	5/-

ایک سو گیارہ کیورز (5 Cures) کا مفصل لٹریچر ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ کیور ٹیومیڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان لاہور، کراچی، ہیڈ آفس ربوہ فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

ضروری اعلان! احباب متوجہ ہوں

مورخہ ۶ تا ۸ مئی ۱۹۸۰ء بروز منگل بدھ جمعرات کو مکرم حکیم انوار جان صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے ہاتھوں سے قائم ہونے والے واحد ادارہ "دواخانہ حکیم نظام جان" کے نگران اور حضرت حکیم نظام جان صاحب کے صاحبزادہ ہیں اپنے مریضوں کی سہولت کے لئے ربوہ تشریف لا رہے ہیں ۸ بجے صبح سے ۹ بجے شام تک پبلک جنرل سٹور بالمقابل ایوان محمود میں ضرورت مند مریضوں اور خواہشمندوں کو مشورہ دیں گے، گوجرانوالہ جانے کی کوفت اور خرچ بچائیں۔

پبلک جنرل سٹور بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

فون نمبر ۴۰۶ سے معلومات حاصل کریں

"سیکرٹریان تعلیم ہر احمدی بچے، طالب علم سے جو کوئی امتحان دیں، حضور کی خدمت میں خط لکھوائیں" (ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں

شادی کی مبارک تقریب

احباب جماعت کو یہ سنکر خوشی ہوگی کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی ایک مبارک تقریب ۲۵ امان (مارچ ۱۹۸۰ء) کو منعقد ہوئی۔ یہ شادی مکرم ملک زبیر احمد صاحب عمر ابن مکرم ملک عمر علی صاحب مرحوم کی ہمراہ مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کراچی قرار پائی تھی۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال ۲۷ رمضان المبارک کو مسجد مبارک میں پڑھا تھا۔ بارات ۲۵ مارچ کو مکرم ملک عمر علی صاحب مرحوم کے ہاں سے محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کے گھر آئی۔ حضور ایدہ اللہ نے رخصتانہ کے وقت لمبی دعا کروائی۔

۲۶ مارچ کو مکرم ملک عمر علی صاحب مرحوم کے گھر دعوت ولیمہ ہوئی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ دیگر بزرگان سلسلہ اور مقامی احباب نے بھی شرکت کی۔ مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی اور مکرم ملک زبیر احمد صاحب عمر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے ہیں۔

ادارہ الفضل اس مبارک موقعہ پر مکرم ملک عمر علی صاحب مرحوم کے اہل خاندان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بڑے بھائی مکرم طارق ندیم صاحب منیجر حبیب بنک عیسیٰ خیل کو بتاریخ ۲۱ مارچ ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک پہلی بچی عطا فرمائی ہے جس کا نام طیبہ طارق رکھا گیا ہے۔ نومولودہ محترم پیر نصیر احمد صاحب سوئی گیس فیصل آباد کی پوتی ہے۔ جملہ بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ اسے نیک صالحہ خادمۂ دین بہت بلند اقبال اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نوید اسلام بنت پیر نصیر احمد صاحب سوئی گیس فیصل آباد

ضروری اعلان

مکرم محمد اشرف صاحب کارکن نظارت بیت المال آمد رخصت کی منظوری کے بغیر ۱۳ اپریل شہادت سے دفتر سے غیر حاضر ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ۴ مئی ہجرت صبح ۷ بجے تک دفتر میں تشریف لے آئیں۔ ورنہ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ ان کے بارہ میں کارروائی کی جائے گی۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

— ایک احمدی طالبہ کی —

نمایاں کامیابی

عزیزہ قدسیہ سلیم جو کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول دنیا پور کی طالبہ ہے جماعت پنجم کے وظیفہ کے امتحان میں ضلع ملتان میں پہلی پوزیشن لے کر وظیفہ کی مستحق قرار پائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو یہ اعزاز مبارک کرے اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

شیخ سلیم الدین
الفضل جنرل سٹور دنیا پور

معیاری دوا

معیاری انگریزی ادویات
نظر و دھوپ کی عینکیں ہر قسم
نظر کی عینکیں
ڈاکٹری نسخہ کے مطابق بنائی جاتی ہیں
نظر کا معائنہ مفت
شاہ میڈیکو اینڈ آپٹیکو فیصل آباد
شاہ میڈیکو چینیوٹ۔ ربوہ

انصار اللہ انتہائی توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت مصلح موعود نو وقف جدید کے ذکر میں فرماتے ہیں:

"میرا خیال ہے پانچ چھ لاکھ احمدی اس سکیم میں چندہ دینے لگ جائیں گے اور پھر ممکن ہے کہ وہ چندہ بڑھا کر دینے لگ جائیں۔ اگر ہر ایک آدمی میرے بتائے ہوئے چندہ سے دوگنا یعنی ۱۲/ روپے سالانہ دے اور جماعت کے چھ لاکھ افراد چندہ دیں تو ۷۲ لاکھ روپیہ سالانہ آمد ہو جاتی یعنی چھ لاکھ ماہوار اور اس میں ہم دس ہزار مبلغ رکھ سکتے ہیں۔ اور دس ہزار مبلغ رکھنے سے ملک کی کوئی جہت ایسی نہیں رہتی۔ جہاں ہماری رشد و اصلاح کی شاخ نہ ہو۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ فروری ۱۹۵۸ء)

قائدین و عملہ اپنے حلقہ جات میں پُرزور تحریک فرمائیں تا عمر رسیدہ دوست نوجوان بچے سب وقف جدید میں حضرت مصلح موعودؓ کی توقعات کے مطابق مثالی قربانیاں پیش کریں۔ تا یہ رشد و اصلاح کی مبارک تحریک ملک بھر اور ساری دنیا پر محیط ہو جائے۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

رپورٹ فارم کی واپسی

حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۷۹ء نظارت ہذا نے ۲۰ مارچ ۱۹۸۰ء کو تمام جماعتوں کو سہ ماہی رپورٹ فارم ارسال کئے اور پندرہ روز کے اندر اندر ان کی واپسی کی تاکید کی گئی۔ لیکن ابھی تک بعض جماعتوں نے ان کی واپسی کا اہتمام نہیں کیا۔ حالانکہ یہ امر ان کی خصوصی توجہ کا محتاج ہے۔

جماعتوں کو پھر ان کی واپسی کی تاکید کرتے ہوئے امید کی جاتی ہے کہ جماعتوں کی طرف سے سہ ماہی رپورٹ فارموں کی واپسی میں اب مزید تاخیر نہیں ہوگی۔ براہ کرم جلد از جلد مرسلہ فارم نظارت ہذا کو واپس بھجوائیں۔ (نائب ناظر اعلیٰ)

دعائے مغفرت

نہایت افسوس کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم کمال الدین صاحب آف ملہو کے سیالکوٹ مورخہ ۱۸ کو بوقت تقریباً ۱۱ بجے رات بروز جمعہ ستر سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ حضور کے ارشاد پر مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب نے دعا کرائی۔

بزرگان دین اور احباب جماعت ان کی بلندیٔ درجات نیز پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ پسماندگان میں انہوں نے بیوہ کے علاوہ دو لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ (پسران کمال الدین، مسعود احمد ریحان و بشارت احمد ریحان)

درخواست دعا

میرے چچا جان مکرم کرم الٰہی صاحب چک ۲۰ ضلع گوجرانوالہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت عطا فرمائے۔

محمد اقبال ویرا آباد ضلع گوجرانوالہ

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جانؓ
کے فرزند اور جانشین
حکیم عبد الحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ (بالمقابل ایوان محمود)
ربوہ میں ہر ماہ کی آخری جمعرات اور جمعہ کو مطب فرمایا کریں گے۔ ربوہ اور اس کے قرب و جوار کے مریض ان دنوں میں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔
جمعرات ۳ بجے بعد دوپہر سے شام ۶ بجے تک
اور جمعہ صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے دوپہر تک
(منیجر مشہور دواخانہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵۴ ڈ